REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۵

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۷ر محرم ۱۳۹۴ھ | ۳۱ر صلح ۱۳۵۳ ہش | ۳۱ر جنوری ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ر صلح (جنوری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۹ر صلح (جنوری): محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★ — حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جماعتِ احمدیہ کے ۸۲ ویں جلسہ سالانہ پر

احمدی مستورات کا ایک روزہ کامیاب جلسہ

اسلامی، دینی اور علمی عنوانات پر معلومات افزا تقاریر

(مرتبہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان دارالامان)

حسبِ سابق امسال بھی قادیان کی مقدس سرزمین میں جماعتِ احمدیہ کا ۸۲ واں جلسہ سالانہ بڑی کامیابی کے ساتھ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر منعقد ہوا۔ پہلے اور آخری دن مردانہ جلسہ سالانہ کا پروگرام زنانہ جلسگاہ میں بذریعہ لاؤڈ اسپیکر سُنایا گیا۔ جلسہ کے درمیانی روز یعنی ۱۹ر دسمبر کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مستورات کے جلسہ سالانہ کا علیحدہ پروگرام بنایا گیا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ حسبِ پروگرام بتاریخ ۱۹ر دسمبر پونے گیارہ بجے صبح زیرِ صدارت حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز عزیزہ امۃ الجنن کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" از کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام عزیزہ بشریٰ صادقہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔

سب سے پہلی تقریر عزیزہ امۃ العلیم نے کی۔ جس کا موضوع تھا

حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین

عزیزہ نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپؐ کے احسانات، نیز آپؐ نے دُنیا کی مذہبی۔ سیاسی۔ تمدنی اور سوشل معاملات میں جو اصلاح فرمائی ہے اس کا مختصر طور پر ذکر کیا۔ اور بتایا کہ خاص طور پر آپ کا وجود طبقۂ نسواں کے لئے ایک بہت بڑی رحمت کا وجود ثابت ہوا۔ طبقۂ نسواں پر آپ کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے عورت کی عزت کو قائم کیا۔ اس کے جملہ حقوق دلوائے۔ ورثہ میں اس کو حقدار بنایا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ دوستوں اور دشمنوں۔ یتیموں۔ غلاموں۔ قیدیوں اور مظلوموں سے حسنِ سلوک کرنے کی تعلیم سے متعلق احادیث سے وضاحت کی۔ اور یہ ثابت کیا کہ آپ ہر فرد بشر کے لئے موجبِ رحمت بن کر آئے۔ اللھم صلّ علیٰ محمدٍ و آلِ محمد و بارک وسلم۔

دوسرے نمبر پر عزیزہ بشریٰ طیبہ نے

قومی اتحاد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیم

کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزہ نے آج سے چودہ سو سال قبل کی اسلامی تعلیم کا ذکر کرکے بتایا کہ قومی اتحاد قائم کرنے کے لئے دُنیا کو اُن اصولوں کو اپنانا پڑے گا جو اسلام نے بتائے ہیں۔ بغیر اس کے دُنیا میں حقیقی امن اور قومی اتحاد قائم نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں عزیزہ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے قرآنِ مجید کی آیات کی روشنی میں اُن زرین اُصول کا ذکر کیا جو قومی اتحاد کے لئے بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد عزیزہ نعیمہ بشریٰ بقاپوری نے تقریر کی ان کی تقریر کا عنوان تھا

اسلام کا اخلاقی نظام

عزیزہ موصوفہ نے بتایا کہ انسان کے تعلقات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ اور ان تعلقات کی وجہ سے جو ذمہ داریاں اس پر عاید ہوتی ہیں ان کو خوش اسلوبی سے پورا کرنے کا نام ہی اخلاقی نظام ہے۔ اس کے بعد اسلام نے جو اخلاقی نظام بتایا ہے اس کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے عزیزہ نے بتایا کہ اسلام نے ہم کو اپنے والدین اور سب بزرگوں، اپنے سے بڑوں اور چھوٹوں۔ پڑوسیوں۔ رشتہ داروں اور غیروں سے بلا امتیاز مذہب و ملت حسنِ سلوک کرنے کا اور خدا ترسی کے کاموں میں لوگوں کی مدد کرنے کا گناہ ظلم و زیادتی سے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔ نیز اسلام نے ہر حالت میں عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ہر قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکا ہے۔ مقررہ نے بتایا کہ اسلام کے اخلاقی نظام میں ان باتوں کی طرف بھی خاص خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے کہ کسی کو حقیر مت جانو۔ باہم طعن و تشنیع نہ کرو۔ بدظنی نہ کرو۔ غیبت نہ کرو۔ آخر میں اسلام کی مساوات کی تعلیم کو بھی اسلام کے اخلاقی نظام کا ضروری حصہ قرار دیتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔

اس کے بعد عزیزہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب نے

دُرِّ ثمین کی نظم

خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔
اس کے بعد حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے

مستورات سے خطاب

فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہم کو اس مبارک اجتماع میں پھر شرکت کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ اور ساتھ ہی جلسہ میں شرکت کرنے والی سب بہنوں کو شرکت کی مبارکباد دی۔ بعدہٗ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت اور فوائد بیان کئے۔ آپ نے فرمایا اس روحانی اجتماع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ تمام دوست اس للّٰہی جلسہ میں شریک ہونے اور اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا ذکر سُننے یا سُنانے کے لئے خاص کوشش کرکے شامل ہوں۔
تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آج سے چودہ سو سال قبل حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دُنیا کے

سامنے رکھی تھی۔ آج پھر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اُس کے تازہ ہونے کے جلوے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جماعتِ احمدیہ کو بھی خلافت کے انعام سے نوازا ہے۔ اس طرح ساری جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہے۔ اس کے لئے ہم جتنا بھی خدا کا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ خلافت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مستورات میں متحد ہو کر کام کرنے کی جو پُرمسرت روح نظر آرہی ہے وہ خلافت ہی کی برکت ہے۔ خلافت سے وابستہ رہنے کے نتیجہ میں مستورات پر ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس کے رسول اور خلیفہ کی اطاعت کے بغیر کسی بھی تنظیم کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو ترقی کے میدان میں آگے بڑھنے کے لئے آپ کو مقامِ خلافت کا ادب ملحوظ رکھ کر اپنی ہر ذاتی ضرورت اور ہر ذاتی خواہش کو چھوڑ کر خلیفۂ وقت کے ہر حکم اور ہر تحریک پر لبیک کہنا ہے۔ اور پھر یہی جذبہ اپنی اولادوں میں بھی پیدا کرنا ہے۔ یہ ذمہ داری صرف ماؤں کی ہی ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔ ان کو ابتداء سے ہی اسلام کی تعلیم کے مطابق زندگی گذارنے کی عادت ڈالیں۔ مالی قربانی کا جذبہ اُن کے اندر شروع سے ہی پیدا کرائیں۔ آپ نے خود خلافت سے وابستہ رہ کر اپنے بچوں میں یہ جذبہ پیدا کرنا ہے۔ قرآن مجید کا علم پہلے آپ خود سیکھیں اور پھر بچوں کو سکھائیں۔ تا وہ بڑے ہو کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر دُنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والے بنیں۔ یہی مقصد سیدنا حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ہے۔ اور آپ کے بعد حضور سلسلہ [illegible] اسلام کے خلفائے عظام اس عظیم مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ اس موقع پر آپ نے حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تقاریر کے بعض اہم اقتباسات سُنائے جن میں مستورات کو اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضرت سیدہ محترمہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے دُنیا میں ایک نیک انقلاب [illegible]۔ پس اس کے لئے مردوں، عورتوں [illegible] اور چھوٹوں سب نے مل کر مجاہدہ کرنا [illegible] کے لئے قرآن مجید کو خود

رنگ میں آپ نے خود بھی سیکھنا ہے اور اپنی اولادوں کو بھی سکھانا ہے کیونکہ قرآن مجید کے بغیر اس مجاہدے میں کامیابی ممکن نہیں۔ آخر میں آپ نے ان دُعائیہ الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق دے تا قرآنی تعلیم کے مطابق اپنی اولادوں کی صحیح تربیت کر سکیں اور ان کے سامنے نیک نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اور حضورؐ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق گذار کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والیاں بن سکیں آمین۔

آپ کی تقریر کے بعد محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ آف بنگلور نے نظم پڑھ کر سُنائی ازاں بعد محترمہ صدیقہ الٰہ دین صاحبہ آف سکندرآباد نے

"تعلق باللہ"

کے عنوان پر تقریر کی۔ تقریر کے آغاز میں محترمہ نے بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں واضح کیا اور بتایا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندے سے انتہائی محبت اور پیار کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو وضاحت سے پیش کیا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے انتہائی محبت کا سلوک فرماتا ہے۔ پھر عاجز بندہ جب اپنے ایسے پیار کرنے والے مالکِ حقیقی سے تعلق قائم کرے گا تبھی وہ اُن مقاصد کو پا سکے گا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ موصوفہ نے اسلام اور احمدیت کی نعمت ملنے پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چاہیئے کہ اپنا تعلق خدا سے مضبوط کریں۔ ہمارا ہر فعل خدا کی رضا کے لئے ہو حتیٰ کہ انسان کا مرنا، جینا صرف خدا کے لئے ہو۔ تب خدا بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ تو وہ شخص زمین میں رہتے ہوئے آسمانی وجود بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حقیقی آقا و مولیٰ سے صحیح تعلق قائم کرنے کی احسن رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔

ان کے بعد عزیزہ مبارکہ نے

"جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدمتِ اسلام"

کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اسلام کے احیاء اور اس کی اصل شان میں اشاعت کے سامان فرمائے ہیں۔ آپؑ نے اپنی جماعت میں اخلاص، قربانی و جاں نثاری کی وہ روح پیدا کر دی ہے کہ باوجود شدید مخالفتوں کے جماعت احمدیہ نہایت مستعدی اور استقلال کے ساتھ خدمتِ اسلام میں مصروف ہے۔ جس کے نتیجہ میں آج جماعتِ احمدیہ کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اس موقع پر عزیزہ موصوفہ نے اُن ملکوں کے نام بتائے جہاں آج احمدیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی بتایا کہ اس وقت تک مختلف ممالک میں ۴۲۵ مساجد اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ جن سے بیرونی دُنیا انوارِ قرآنی سے منوّر ہو رہی ہے۔

اس کے بعد فریدہ عفت نے کلامِ محمود سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا کلام

خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔

پھر عزیزہ نجمی خالدہ سٹوڈنٹ ایم بی بی ایس نے

"سائنس اور انسانی زندگی کے چند دور"

کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزہ نے انسان کی پیدائش اور اس کے مختلف دوروں سے گزر کر موجودہ شکل اختیار کرنے سے متعلق سائنس دانوں کے نظریات بیان کئے اور اس ضمن میں مشہور سائنسدان ڈارون کی تھیوری کا تفصیل سے ذکر کر کے اسلام کا صحیح نظریہ حاضرات کے سامنے پیش کیا۔ اور قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں اپنے مضمون کو بڑی عمدگی اور پوری شرح و بسط کے ساتھ واضح کیا۔

بعد ازیں محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے

"مَیں کیوں نہ قربان ہو جاؤں اپنے پیارے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر"

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اسلام سے قبل عورت کی ابتر حالت بتائی اور واضح کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح عورت کی عظمت کو قائم کیا۔ پوری تفصیل کے ساتھ حضورؐ کے طبقہ نسواں پر عظیم احسانات بیان کئے۔ پھر دُنیا کے مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان مذاہب نے عورت کو صحیح مقام نہ دیا۔ لیکن ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین نے عورت پر کیسے عظیم احسان کئے ہیں۔ جن کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کیوں نہ مَیں اپنے آقا پر قربان ہو جاؤں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اس محسنِ اعظم کی محبت سے اپنے دلوں کو لبریز کریں۔ جس نے ہمیں ذلّت کے گڑھے سے نکال کر عروج کے مقام پر پہنچا دیا۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسلام کی تعلیم کو اپنائیں اور اس پر عمل پیرا ہوں تا خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والیاں بن جائیں۔

اس کے بعد محترمہ سہیلہ فیض صاحبہ ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز سکول قادیان نے

"احمدی مستورات کی مالی قربانیاں"

کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام کی قربانیوں کا مختصراً ذکر کیا۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں کا تفصیلاً ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دُنیا میں کوئی سلسلہ ایسا نہیں جو بغیر قربانی کے چلا ہو۔ چنانچہ اس کے متعلق آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سُنایا جس میں آپ نے جماعت کو مالی قربانیوں کے لئے بلایا۔ اس وقت کے مردوں عورتوں بچوں اور بوڑھوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہی۔ اس کے بعد جماعت کی طرف سے ہر مالی قربانی کی تحریک میں عورتوں نے مردوں کے دوش بدوش بلکہ بعض حالات میں اُن سے بھی بڑھ کر حصہ لیا۔ تحریکِ جدید کے اجراء کے وقت احمدی بہنوں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حتّٰی کہ اپنے زیورات تک لا کر اپنے آقا کے قدموں میں ڈال دیئے۔ ہماری بہنوں نے ہر اس تحریک پر لبیک کہا ہے جو دربارِ خلافت سے وقتاً فوقتاً جاری ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر۔ فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ہماری بہنوں نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیا۔

محترمہ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ قربانیوں کے میدان میں ہمیں آگے قدم بڑھانا ہے۔ دینی ضروریات کو ذاتی ضروریات پر مقدم کرتے ہوئے جو کچھ بھی پس انداز ہو سکے وہ مرکزی خزانہ میں لا ڈالیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق وہ دن جلد آئے جب ساری دُنیا کو اسلام کی امن بخش تعلیم کا صحیح علم ہو۔ اور وہ بھی اپنے مالکِ حقیقی کے آستانہ پر آجُھکے۔

اس کے بعد محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ بنگلہ دیش نے

"اسلام اور روزمرہ کی زندگی"

کے موضوع پر اپنے خیالات کا مختصر طور پر اظہار کیا۔

پھر بعنوان

"خدمتِ خلق اسلام میں"

(باقی دیکھئے صفحہ [illegible])

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ جماعت صد سالہ جشن منائے

جماعت کے قیام پر نہایت کامیاب سو سال گزرنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاؤ

اور

اگلی صدی میں اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کا عزم کرو

متواتر دعاؤں اور قربانیوں کا ایک عظیم منصوبہ

تقریر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء برموقع جلسہ سالانہ ربوہ

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس رُوح پرور اور ایمان افروز خطاب کو اپنی ذمہ داری پر شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ خطاب تاحال شائع شدہ حالت میں میسر نہیں آسکا۔ تاہم ایک غیر ملکی مہمان کے ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے محترمی مکرمی چوہدری فیض احمد صاحب ناظر بیت المال آمد نے اسے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ خواہش تھی کہ صد سالہ جشن جماعت منائے۔ یعنی وہ لوگ جن کو جماعت کے قیام پر ۱۰۰ واں سال یا ۱۰۱ واں سال دیکھنے کا موقع نصیب ہو وہ صد سالہ جشن منائیں۔ اور میں اپنی بھی اس خواہش کا اظہار کرتا ہوں کہ

صد سالہ جشن منایا جائے

میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے اور میں نے بڑی دعاؤں کے بعد اور بڑے غور کے بعد یہ نتیجہ احمدیت کی تاریخ سے نکالا ہے کہ اگلے چند سال جو صدی کے پورا ہونے سے قبل باقی رہ گئے ہیں وہ ہمارے لئے بڑی ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ اور اس عرصہ میں ہماری طرف سے اس قدر کوشش ہونی چاہیئے، ہماری طرف سے اتنی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور ہونی چاہئیں کہ

اللہ تعالےٰ کی رحمتیں

ہماری تدابیر کو کامیاب کرنے والی بن جائیں۔ اور جب ہم پر یہ صدی ختم ہو اور ہم صد سالہ جشن منائیں تو اُس وقت دُنیا کے حالات ایسے ہوں جیسا کہ ہماری خواہش ہے کہ اس صدی کے گزرنے پر ہونے چاہئیں۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ یہ جماعت اس کے حضور قربانیاں پیش کرکے غلبۂ اسلام کے ایسے سامان پیدا کردے جو کہ اسی کے فضل اور اس کی دی ہوئی عقل اور اس کے بتائے ہوئے طریق اور فہم کے مطابق اور اسی کے منصوبوں کے مطابق ہوں۔ اور وہ لوگ بھی جن کو اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں ہے وہ بھی یہ سمجھنے لگ جائیں کہ

اب غلبۂ اسلام میں کوئی کمی باقی نہیں رہ گئی

یہ SUPREME EFFORT آج کے دن اور آج کے سال ہم سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہمیں اسلام کی سربلندی کے لئے بہت کچھ سوچنا اور بہت کچھ کرنا ہے۔ اور میں نے سوچا ہے کہ ہم سب نے مل کر بہت کچھ کرنا ہے۔

چنانچہ اس خیال کے آنے پر کہ آج سے سولہ سال کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس معنی میں بعثت پر کہ آپ نے جو پہلی بیعت لی اور مبائعین کی اور متعلقین کی ایک چھوٹی سی جماعت بنائی اس پر ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۸۹ء کو پورے سو سال گزر جائیں گے۔ تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ہمیں کوئی منصوبہ بنانا چاہیئے تاکہ ہم اس صدی کے جشن کو منانے کی تیاری کریں۔

لیکن چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ

سنہ ۱۹۸۹ء کا سال

بڑا ہی اہم سال ہوگا اس لئے میری طبیعت کا میلان ۱۰۰ سالہ جشن منانے کی طرف اتنا نہیں گیا جتنا **دوسری صدی کے استقبال کی طرف** میرا میلان ہے۔ اور میں نے جب مجھے یہ خیال آیا تو اللہ تعالےٰ نے اس تصور سے میرے لئے بہت سی برکتوں کے سامان پیدا کر دیئے۔ میں نے سوچا کہ جس زمانہ میں مہدی کے آنے کی پیشگوئیاں قرآن کریم میں اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں اور صلحائے امت کی کتب وغیرہ میں میں نے دیکھیں کہ کس زمانہ میں وہ مہدی آئے گا جو خدا تعالےٰ کا پیارا ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مامور ہوگا۔ اور پھر وہ کونسی علامتیں ہیں جن کا تعلق اس زمانہ سے ہے جس میں مہدی نے مبعوث ہونا تھا اور پھر مہدی کا صلحاء کے نزدیک کیا مقام ہے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک و مطہر دل میں اس کا کیا مقام ہے۔ اور

قرآنِ کریم جیسی عظیم کتاب

میں اس کا کیا مقام بیان ہُوا ہے۔ تو جب میں نے اس مضمون کے متعلق سوچنا شروع کیا تو اتنا وسیع مضمون میرے ذہن میں آیا کہ اس مضمون کو ایک جلسہ کی تقریر میں بیان کرنا ممکن نہ تھا۔ پھر میں نے کوشش کی کہ اس مضمون کو مختصر کروں۔ لیکن اس میں بھی میں [illegible] کیونکہ اس مضمون کو مختصر کرنے کے بعد اس قدر مواد تھا کہ اس کو بیان کرنے [illegible] آٹھ دس گھنٹے کی تقریر کی ضرورت تھی۔ پھر میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ یہ سب باتیں میرے علم میں آجائیں۔ اور میں یہ باتیں آہستہ آہستہ تمہیدی اشارات [illegible] بیان کرتا جاؤں۔ اور پھر کسی مناسب موقع پر وضاحت سے بیان کروں۔

قرآنِ کریم اور احادیث رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں صلحائے امت کی کتب اور ارشادات سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ صلحائے امت نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات (جو بہترین تفسیر قرآن ہیں) اور قرآن کریم کی آیات اور اپنے مشاہدات اور اپنے فکر اور اپنے کشوف و رؤیا اور الہامات سے جو کتابیں لکھیں اُن میں بتایا کہ

ایک ایسا زمانہ اس اُمت پر آنے والا ہے!

کہ نوعِ انسانی نے اس سے قبل نہ دیکھا تھا [illegible] شیطانی طاقتوں کا غلبہ [illegible] پر ہو جائے گا۔ اور اتنا ہوگا کہ پہلے دُنیا [illegible] ہوا ہوگا۔ حدیثوں [illegible] کہ شیطانی طاقتیں اپنے قید خانوں سے نکلیں گی۔ اور دجال کا دجل [illegible] دنیا [illegible]

پھیل جائے گا۔ ان حدیثوں میں یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ انسانی اقدار جو رُوحانی اقدار کی بنیاد بنتی ہیں دنیا سے مٹادی جائیں گی۔ لہٰذا روحانی اقدار کا تو اس زمانہ میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ انسان پہلے با اخلاق انسان بنتا ہے اور پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ رُوحانی انسان بنے۔

پس اِلحاد اور فسق و فجور، خدا تعالےٰ سے دُوری کا زمانہ اتنی شدّت اختیار کرنے والا تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اے اُمّتِ محمدیہ! تمہاری یہ حالت ہوگی کہ تم یہ سوچنا بھی نہ کہ مادّی ذرائع سے تم ان دجّالی طاقتوں کا مقابلہ کر سکو گے۔ پھر جب مادّی ذرائع سے ان دجّالی طاقتوں کا مقابلہ ممکن ہی نہیں اور دوسری طرف ان دجّالی طاقتوں نے اِسلام کے مقابلہ میں مغلوب ضرور ہونا ہے تو اسلامی تعلیم کے مطابق بھی اور عقلی طور پر بھی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں کوئی

رُوحانی منصُوبہ

پیدا کرے گا جس سے اُن کو شکست ہوگی۔ اور وہ مغلوب ہوں گی۔

اس زمانہ کے بارہ میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ روزِ اوّل سے لے کر قیامت تک شیطانی طاقتوں کے ساتھ عباد الرحمٰن کی جو جنگ ہوتی چلی آرہی ہے، اِس سلسلہ کی آخری جنگ جس کے بعد شیطانی غلبہ کو اسلام کی طاقت مغلوب کریگی۔ وہ اسی مہدی کے زمانہ میں ہوگی۔ اور آخری زمانہ کی جو علامات قرآن کریم نے بیان کی ہیں، اور آخری زمانہ کی جو علامات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہیں اور آخری زمانہ کی جو علامات صلحائے امّت نے بیان کی ہیں۔ اُن علامات کی بڑی کثرت ہے۔ اور جب ہم اُن علامات پر غور کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن کریم اور رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور صلحائے امت کے اقوال میں ملتا ہے تو ہمیں تاریخی طور پر یہ نظر آتا ہے کہ اُن کے ظاہر ہونے کا زمانہ

تیرھویں ۱۳ صدی ہجری سے شروع ہوُا

اور پھر یہ ظُلمت اور شیطانی قوّت اور دجّالی ظُلمات مرورِ زمانہ کے ساتھ بڑھتے چلے گئے۔ اور اسلام کے خلاف ان کی یلغار اس قدر زبردست تھی اور اتنا سخت حملہ تھا محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی مطہّر و عظیم ہستی کے خلاف اور اسلام کی تعلیم کے خلاف اور قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کے خلاف اور نوعِ انسانی کی اخلاقی اقدار کے خلاف کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ دجّالی طاقتوں کا یہ حملہ اتنا عظیم تھا کہ حملہ آوروں کے لشکر اور اُن کی افواج نے یہ اندازہ لگا لیا کہ اُن کا حملہ واقعی بڑا سخت ہے۔ اور اسلام کی طرف سے دفاع کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

اُس وقت جب دجّالی طاقتوں کی یہ زبردست یلغار جاری تھی امتِ محمدیہؐ میں صلحاء بھی موجود تھے اور ہزاروں کی تعداد میں موجود ہوں گے۔ لیکن ان صلحاء کا مقام اور ان کا کام اپنے اپنے چھوٹے دائروں میں محدود تھا۔ اور وہ اپنے اپنے محدود مختصر دائرہ میں

اِسلام کی خدمت

بھی کر رہے تھے۔ لیکن شیطانی طاقتوں کی یلغار محدود نہ تھی بلکہ وہ یلغار سارے خطہ پر تھی۔ اور اس کے مقابلہ میں صُلحاء کی کوشش اسلام کی شمع کو روشن رکھنے کے لئے تھی۔ اسلام کے سُورج کو ساری دُنیا پر چمکانے کے لئے نہ تھی۔ اور نہ ہی ظلمات کے بادلوں کو چھانٹنے کے لئے تھی۔ حملہ آوروں نے اسلام کے خلاف غلط قسم کے دلائل پیدا کئے اور مروّجہ سائنس کو اسلام کے خلاف غلط رنگ میں استعمال کر کے ہر [illegible] کی تحریف معنوی کی۔ اور پھر یہ سمجھ لیا کہ ہم کامیاب ہو چکے ہیں اور اسلام مغلوب ہو گیا ہے۔

یہ حالت تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے زمانہ کی۔ وہ انتہائی دجل کا زمانہ تھا۔ وہ انتہائی فریب کا زمانہ تھا۔ اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی بد زبانی کا زمانہ تھا۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جب اسلام کا درد رکھنے والے سر بھی ان دجالی طاقتوں کے سامنے جُھکے ہوئے تھے۔ اور وہ سر اُٹھا کر نہ تو کسی کا جواب دے سکتے تھے اور نہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر سکتے تھے۔ اور دشمن یہ سمجھتا تھا کہ ہم نے اسلام کو مغلوب کر لیا ہے۔

یہی وہ زمانہ تھا

جب ہندوستان میں پادریوں نے یہ اعلان کیا کہ وہ زمانہ بالکل قریب ہے کہ ہندوستان میں کوئی مسلمان دیکھنے کو بھی نہ ملے گا۔ پادریوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ افریقہ ہماری جھولی میں پڑا ہے۔ پادریوں نے یہ تعلّی بھی کی کہ مُسلمان ممالک کو مغلوب کرتے ہوئے ہم یسوع مسیح کا جھنڈا خانہ کعبہ پر لہرائیں گے۔ یہ وہ اعلانات تھے جو اس زمانہ کے پادریوں نے اپنی ظاہری کامیابیوں کے نشہ میں کئے۔ اور اسلام کی طرف سے کوئی عالم اور کوئی پڑھا لکھا شخص اُن کے مقابلہ میں نہ اُٹھ سکا۔

پھر اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی محبّت میں سرشار اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں مست ایک شخص کو اسلام کے دفاع کے لئے مبعوث فرمایا۔ اس کا نام اللہ تعالےٰ کی طرف سے مسیح بھی رکھا گیا۔ اس کا نام منصور بھی رکھا گیا۔ اس کا نام محمدؐ بھی رکھا گیا، اس کا نام احمد بھی رکھا گیا، اس کا نام محمود بھی رکھا گیا۔ اور اس کا نام مہدی بھی رکھا گیا۔ وہ مسیح اور مہدی خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے، اور

قرآنِ کریم کی عظمت

کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دُنیا کے دلوں میں راسخ کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا۔ اور اس نے ساری دُنیا کی دولتوں، ساری دُنیا کی طاقتوں، ساری دُنیا کی شوکتوں اور ساری دُنیا کے اثر و رسُوخ اور ساری اسلام دشمن طاغوتی طاقتوں کو للکارا اور کہا کہ تم دُنیا کی دولت کے نتیجہ میں اور دُنیوی جاہ و حشمت کی وجہ سے اور اپنے سیاسی اقتدار کے نتیجہ میں اور اپنے مادی ہتھیاروں کے نتیجہ میں جو تم نے اپنی سائنس کے بل پر تیار کئے ہیں، اس قدر کبر و غرور سے بھر گئے ہو کہ تمہاری رُوحانی آنکھیں بند ہو چکی ہیں۔ اور تم اسلامی صداقتوں کے اس سورج کی چمک کا انکار کر رہے ہو جو نصف النہار پر چمک رہا ہے۔ تم یاد رکھو کہ اس وقت اسلام کی سربلندی اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا میں قائم کرنے کی خدمت پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور فرمایا ہے۔ اب تم یہ خیال اپنے دلوں سے نکال دو کہ اسلام کی طرف سے دفاع کرنے والا کوئی نہیں رہا۔ تم سب جمع ہو کر

اِس رُوحانی میدان میں میرے ساتھ مقابلہ کر لو

میرا خدا جو ساری طاقتوں کا مالک ہے اور جس نے مجھے اپنی بے حد و حساب تائید و نصرت کے وعدوں سے نوازا ہے۔ تمہاری ان تمام تعلّیوں کو میرے ذریعہ سے تمہارے منہ پر مارے گا۔ اور میرے ذریعہ سے ساری دُنیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی حکومت اور اسلامی غلبہ کو قائم کر دے گا۔

پس پہلے صلحاء اُمّت نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو مہدی بھی کہا۔ مسیح بھی کہا۔ محمود بھی کہا۔ اور منصور بھی کہا۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے جس عظیم الشان مہم کے لئے مبعوث فرمایا ہے مَیں اُسی کی تائید و نصرت کے ساتھ اپنی

اِس مُہم میں کامیاب

ہو چکا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا، اب تک بے شمار پادری، اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زبان درازی اور اعتراضات کرتے رہے ہیں۔ اور یہ کہتے رہے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزوں کا کوئی ظہور نہیں ہوا۔ اب کون ہے وہ پادری جو اپنے اعتراض کو میرے سامنے آکر دہرائے۔ میرے پاس ان کے تمام اعتراضات کا رد موجود ہے۔ آپؑ نے پادریوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، تم کہتے ہو کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نشان نہیں دکھلائے حالانکہ آپؐ نے بے شمار نشانات دکھائے۔ آپؑ نے بڑی تحدّی کے ساتھ پادریوں کو للکارا۔ اور فرمایا کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو

سارے نبیوں کے سردار

تھے۔ اور آپؐ کا مقام تو بہت ہی ارفع اور بلند تھا۔ مَیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کی حیثیت سے اور آپؐ کے رُوحانی فرزند کی حیثیت میں تمہارے سامنے موجود ہوں میرے پاس آؤ مَیں تمہیں نشانات دکھاتا ہوں! چنانچہ آپؑ

آتھم کا نشان دکھایا۔ ڈوئی کا نشان دکھایا۔ عظیم الشان نشانات دکھا کر پادریوں کا منہ بند کر دیا۔ (اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ اس وقت میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی حیثیت سے دُنیا کے تمام پادریوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوں۔ اگر کوئی پادری ہمت رکھتا ہے تو اسلام کے خلاف اعتراض کر کے دیکھ لے، میں انشاء اللہ اس کا مسکت جواب دوں گا۔ اور اسلام کی عظمت کو ثابت کر دوں گا)

اور پھر آپؑ نے عیسائی دُنیا کو للکارا اور

علمی میدان میں دعوتِ مقابلہ

دیتے ہوئے فرمایا کہ اے عیسائیو! تم اپنی ساری کتب میں سے قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورت سورۃ فاتحہ کے برابر رُوحانی علوم نکال کر دکھاؤ۔ لیکن کوئی پادری آپؑ کے مقابلہ پر نہ آیا۔ اور یوں آپ نے عیسائی دُنیا پر حجت تمام کر دی۔ اور عیسائیت پر اسلام کا رُوحانی غلبہ قائم فرمایا۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم ہمیں کہتے ہو کہ کہاں ہیں وہ نشان جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دکھائے۔ اے نادانو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ساری انسانیت کا نچوڑ تھے۔ آپؐ کے تو غلاموں میں اللہ تعالیٰ نے ہزاروں لوگ پیدا کئے جو اتنے بڑے بڑے نشان دکھا سکتے ہیں جو تم مسیحؑ کی طرف منسوب کرتے ہو۔

پس جب عیسائیت اپنی ساری طاقتوں کو جمع کر کے اور شیطان اپنی ساری قوت کو مجتمع کر کے اسلام کے خلاف حملہ آور ہوئے تو اس وقت اسلام کی طرف سے دفاع کرنے والا کون آیا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس عظیم مہم پر مامور فرمایا۔ آپؑ اس وقت اکیلے تھے۔ آپ کی آواز اپنے گھر میں اپنے رشتہ داروں تک بھی نہ پہنچتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو

یہ بشارت دی

کہ جس کام کے لئے میں نے تمہیں بھیجا ہے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تو ضرور کامیاب ہوگا۔ اور تیری کامیابی کا میں خود ذمہ دار ہوں۔ اور میں تیرے نام اور تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا۔ اور تیرے ذریعہ سے اسلام کو سربلندی بخشوں گا۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا اس وقت تو قادیان سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع دیہات میں آپ کو کوئی نہ جانتا تھا۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے یہ نظارے بھی ہم نے دیکھے کہ آپ کی آواز ضلعوں۔ صوبوں۔ ملکوں اور برِ اعظموں کی سرحدوں کو عبور کرتی ہوئی دُنیا کے کناروں تک جا پہنچی۔ اس کے ساتھ ہی آپؑ کی آواز کو دبانے کے لئے مخالفین نے ہر قسم کی کوششیں کیں اور یہاں تک دعویٰ کر دیا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اور اس بستی کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ لیکن وہ خدا جو اپنے وعدوں میں سچا ہے اس نے اپنے وعدوں کو پُورا کیا۔ اور ایک چھوٹی سی جماعت کو ترقی پر ترقی دیتا چلا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی مہم میں کامیاب ہوتے چلے گئے۔

اس کے ساتھ ہی مخالفتوں اور عداوتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعتِ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے عظمتِ اسلام کی خاطر

قربانیوں کے مواقع میسر آئے

مخالفتوں اور عداوتوں کے اس ابتدائی دَور میں ایک وقت ایسا بھی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کنوئیں کی تعمیر کے لئے اڑھائی سو روپیہ کی تحریک فرمائی تھی۔ جس پر جماعت کے مخلصین نے دو دو آنے چندہ دیا تھا۔ لیکن اب خدائی تائید و نصرت کے یہ نظارے بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کا بجٹ ایک کروڑ ۶۸ لاکھ کا بجٹ ہو رہا ہے۔ اور جو خاص تحریکات ہیں وہ اُن عام جماعتی چندوں کے علاوہ ہیں۔ چنانچہ ایک ہی تحریک میں جماعت کے مخلصین نے اکاون لاکھ روپیہ جمع کر دیا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مقام جو قرآن کریم میں بیان ہوا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو عظیم الشان بشارتیں عظمتِ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہیں وہ ہم پر

کچھ ذمہ داریاں بھی ڈالتی ہیں

جیسا کہ میں نے بتایا ہے احمدیت کے قیام پر ایک صدی کے پُورا ہونے میں سولہ سال باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو پہلی بیعت لی تھی۔ اور ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ایک صدی پوری ہو جائے گی۔ گویا آج سے ۱۶ سال بعد احمدیت پر سو سال گزر جائیں گے۔ اس عرصہ میں ہماری جماعت نے ہر روز اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نصرتوں کو آسمان سے اُترتے دیکھا ہے۔ اور اپنی کمی تعداد اور کم مائیگی کے باوجود اسلام کی تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچایا ہے۔ اور دُنیا کے متعدد ممالک میں اپنے تبلیغی مشن قائم کئے ہیں۔ صد سالہ جشن

دو اغراض کے باعث

منایا جا رہا ہے۔ ایک غرض تو یہ ہے کہ جماعت مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے ہمیں اپنی رحمتوں اور برکتوں اور نصرتوں سے نوازا۔ اور دوسری غرض یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز کے ساتھ سر جھکاتے ہوئے اپنے اس عزم کا عہد کریں کہ اے ہمارے پیارے ربّ! ہم نے گزشتہ صدی میں اپنی حقیر قربانیاں تیرے حضور پیش کیں اور تو نے ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرما کر اپنی نصرت سے نوازا۔ ہم اپنی کمزوریوں کے باوجود تیرے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم تیرے ہی فضل سے اور تیری ہی دی ہوئی توفیق سے آئندہ صدی میں بھی قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔ اور اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے عظیم الشان منصوبے کو بروئے کار لانے میں کوشاں رہیں گے۔ اے ہمارے ربّ! ہم نے پہلی صدی میں کچھ بنیادیں عظمتِ اسلام کے لئے قائم کیں اور ان پر کچھ عمارتیں بھی تعمیر کیں۔ لیکن ابھی ان عمارتوں میں اتنی وسعت نہیں کہ ساری دنیا ان کے اندر سما سکے۔ رُوحانی عمارتوں کی تعمیر وسیع میں تو اپنے وعدوں کے مطابق ہماری مدد فرما۔ تاکہ ہم ساری دُنیا کو

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں

جُھکانے میں کامیاب ہو جائیں۔

پس **حمد** اور **عزم** دو لفظ ہیں جن کا مظاہرہ ۱۹۸۹ء میں ہماری جماعت کی طرف سے صد سالہ جشن کے موقع پر ہوگا۔ اور حمد اور عزم کے اس عظیم مظاہرہ کے لئے ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کے مطابق قربانیاں کرنی ہیں۔ اور وہ سکیمیں تیار کرنی ہیں جن سے اسلام کی عظمت جلد از جلد ساری دُنیا پر قائم ہو جائے۔ یہی وہ منصوبہ ہے جو میں اس وقت آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ آپ غور سے سُنیں اور دُعائیں کرتے ہوئے اس پر عمل کرنے کا عزم کریں۔

صد سالہ جشن کا منصوبہ

یہ جو جشن منایا جائے گا محض جلسہ سالانہ ۱۹۸۹ء کے موقع پر ہی نہیں منایا جائے گا۔ بلکہ وہ سال (۱۹۸۹ء) ہی جشن کا سال ہوگا۔ ۲۳ مارچ سے ہم وہ جشن منانا شروع کریں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے عجز کے اظہار کی ابتداء اور ہماری غیر معمولی دُعاؤں اور غیر معمولی حمدِ باری تعالیٰ کی ابتداء ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو ہوگی۔ اور وہ جشن ۱۹۸۹ء کے جلسہ سالانہ پر اپنے عروج کو پہنچے گا۔ میں مجلس مشاورت کے موقع پر اس منصوبہ کی پوری تفاصیل جماعت کے سامنے پیش کروں گا۔ انشاء اللہ۔

میں مجمل طور پر بتا دیتا ہوں کہ

جشن کی ابتداء

ہم اپنے مکانوں اور گھروں سے کریں گے۔ اور پھر گاؤں میں اور شہروں میں جشن ہوگا۔ اور پھر صوبوں میں جشن ہوگا۔ یعنی علاقائی طور پر جماعتیں جشن منائیں گی۔ اور پھر تمام دُنیا کے احمدی یہاں جمع ہو کر یعنی دُنیا کی تمام جماعتوں کے نمائندے یہاں جمع ہو کر جشن منائیں گے۔ اس وقت ہمارا جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ اس موقع پر دو تین ممالک کی جماعتوں کے نمائندے وفود کی صورت میں یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آج کی مسرتوں کی انتہا نہیں کہ وہ اس جلسہ میں شریک ہو کر دُور دراز کی جماعتوں کے بھائیوں سے ملاقات کر رہے ہیں۔ اور ان سے مل کر ہماری مسرتیں بھی بے انتہا ہیں۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کو

دُنیا کے کناروں تک پہنچایا اور غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی۔ بہرحال سولہ سال کے بعد جو میری خواہش ہے اور جس کے لئے ہم نے پوری کوشش کرنی ہے اور جس کے پُورا ہونے کے لئے ہم دعائیں بھی کریں گے اور ہم چاہیں گے کہ دُنیا کا کوئی ملک ایسا نہ رہ جائے جہاں کی

احمدیہ جماعتوں کے وُفود

۱۹۸۹ء کے جلسہ سالانہ پر نہ آئے ہوں۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے، میرے ذہن میں اِس جشن کا جو ڈھانچہ ہے اس کی تفاصیل ابھی زیرِ غور ہیں۔ جو انشاء اللہ مجلسِ مشاورت میں پیش ہوں گی۔

اشاعتِ اسلام، اصلاح و ارشاد اور تربیت کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے **اِس منصوبے کا حصہ نمبر ۱** یہ ہے کہ مغربی افریقہ میں اشاعتِ اسلام، اصلاح و ارشاد اور تربیت کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے تین نئے مراکز کا انتخاب کیا جائے گا۔ اور وہ تین مراکز مغربی افریقہ کے سارے ممالک پر مشتمل اور حاوی ہوں گے جو تین الگ الگ ممالک میں کھولے جائیں گے۔ ایک ملک میں اُن کا بڑا مرکز ہوگا۔ اور پھر اُن مراکز سے سارے مغربی افریقہ میں تبلیغ کے کام کو پھیلایا جائے گا۔ اس وقت تک مغربی افریقہ میں ہمارے باقاعدہ مشن چھ ممالک میں ہیں۔ یہ تین مراکز اُن کے علاوہ ہوں گے۔ اِسی طرح مشرقی افریقہ میں بھی تین مراکز بناکر ہم تبلیغ کا کام کریں گے۔

مراکز سے میری مراد یہ ہے کہ ہر مرکز میں ایک جامع مسجد اور ایک مشن ہاؤس ہو جہاں ہمارا مربّی اور دفتر وغیرہ ہو۔ مَیں نے جن مراکز کا ذکر کیا ہے اُن کی تشکیل میرے ذہن میں یہی ہے کہ مغربی اور مشرقی افریقہ میں اسی قسم کے تین بڑے مراکز ہوں جہاں اعلیٰ پایہ کی جامع مساجد ہوں اور مشن ہاؤس ہوں۔ اور وہ مرکز صرف علاقائی یا صوبائی مراکز نہیں ہوں گے بلکہ پورے پورے مُلک کے مراکز ہوں گے۔ اور ان مراکز سے

تبلیغ کی وسعت کا کام

لیا جائے گا۔

یورپ میں اس وقت اٹلی میں ہمارا کوئی مرکز نہیں۔ اور فرانس میں بھی ہمارا کوئی مرکز نہیں۔ یہ دونوں ممالک یورپ میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اٹلی میں عیسائیت ایک زمانہ میں بڑے ہی عُروج پر تھی۔ اس وقت بھی عیسائیت کے بڑے حصّہ کا مرکز اٹلی ہی ہے۔ اور عیسائیوں کا قائدِ اعلیٰ یعنی پوپ وہاں رہتا ہے۔ پھر زبان کے لحاظ سے چونکہ فرانسیسی زبان دنیا کی زبانوں میں دُوسرے نمبر پر ہے اور دُنیا کے بہت سے ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے فرانس میں ہمارے ایک اعلیٰ پایہ کے مرکز کا ہونا بہت ضروری ہے۔ فرانسیسی زبان میں ہم قرآن کریم کا ترجمہ بھی شائع کر رہے ہیں۔ اور اس ترجمہ کا اثر بہت سے ممالک پر ہوگا۔ مَیں نے اپنے ایک سفر میں جب مراکو کے سفیر سے یہ ذکر کیا کہ ہم

فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

شائع کر رہے ہیں تو وہ بہت ہی خوش ہوا۔ اور کہا کہ ترجمہ کی ایک کاپی مجھے ضرور بھجوا دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مراکو میں فرانسیسی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ علاقے ایک عرصہ تک فرانس کے زیرِ تسلّط رہے ہیں۔ بہرحال زبان کے لحاظ سے فرانس کی اہمیت دُنیا میں دُوسرے نمبر پر ہے۔ اس وقت سپین میں ہمارا مشن ہاؤس قائم ہے۔ لیکن ہمارا مبلّغ کرایہ کے مکان میں مقیم ہے۔ وہاں بھی ایک مسجد اور مرکز کی ضرورت ہے۔ اور وہ مرکز بھی ایسا ہوگا جو بڑے پیمانہ کا ہوگا۔

شمالی امریکہ اور کینیڈا میں اکثریت انگریزی بولنے والوں کی ہے لیکن جنوبی امریکہ میں سپینش زبان بولنے والے غالب اکثریت میں ہیں۔ اِن علاقوں میں بھی ہمیں اپنے مراکز کو مضبوط بنانا ہے اور تبلیغِ اسلام کے کام کو وسیع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ یورپ کے چند اور ممالک بھی ہیں جو گو اٹلی اور فرانس کے برابر تو اہم نہیں ہیں لیکن ایک اور وجہ سے وہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یعنی ناروے سویڈن اور ڈنمارک۔ ان علاقوں میں عیسائیت دوسرے ملکوں کی نسبت بہت دیر کے بعد پہنچی تھی۔ لیکن بہرحال انہوں نے عیسائیت کو قبول کیا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اگر ہماری طرف سے اسلام کو صحیح طریق پر پیش کیا گیا تو وہ اسلام کو قبول کر لیں گے۔ اس وقت ڈنمارک میں ہماری ایک خوبصورت مسجد موجود ہے۔ مشن ہاؤس بھی ہے۔ لیکن ناروے اور سویڈن میں مسجد یا مشن ہاؤس نہیں ہیں۔ وہاں بھی مشن ہاؤس کے قیام کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ خدا کرے ہم ان علاقوں میں جلد

اِسلام کی تعلیم کو پھیلانے

میں کامیاب ہو جائیں۔

انگلستان میں خدا کے فضل سے ہماری ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ اور خدا کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اور قربانی کا جذبہ رکھنے والی جماعت ہے۔ وہاں ہمیں اپنے کام کو تیز کرنے اور مضبوط بنانے کے لئے تین سے پانچ تک نئے مبلّغ بھجوانے ہیں۔ اور انگلینڈ کے کئی شہروں میں نئے مرکز کھولنے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے امریکہ کے دو حصّے ہیں۔ شمالی امریکہ میں تو انگریزی زبان بولی جاتی ہے اور جنوبی امریکہ میں سپینش اور پرتگالی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کینیڈا میں انگریزی زبان بولی جاتی ہے۔ ان تمام ممالک میں ہمیں اپنے مرکز کھولنے ہیں۔ امریکہ میں تین مراکز کھولے جائیں گے۔ اور کینیڈا میں ایک مرکز کھولا جائے گا۔

یوں تو اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کریم کے لئے جو منصوبہ میرے ذہن میں ہے اس کے لئے بہت روپے کی ضرورت ہے۔ لیکن سرِ دست ان سولہ سالوں کے اندر اندر ہمیں اپنے مراکز ان ممالک میں قائم کر کے تبلیغ کے کام کو وسعت دینا ہے۔ اور ان مراکز کے کھولنے پر ہمیں ستر اسّی لاکھ روپے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہ بھی ہمارے کام کا ایک ابتدائیہ ہوگا۔ اور مراکز کے کھل جانے پر کام کو وسعت دی جا سکے گی۔ تاکہ ہم ان ممالک کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں اسلام کا پیغام پہنچا سکیں اور

قرآن کریم کے عُلوم

اُن قوموں تک پہنچا سکیں۔

اِس منصوبے کا حصّہ نمبر ۲ یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ ساری نوعِ انسانی کے ہاتھ میں دینا ہے۔ اِس وقت تک دُنیا کی چھ زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اور باقی تمام زبانوں میں بھی ہم نے ترجمہ شائع کرنا ہے۔ رُوسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے لیکن وہ اب تک محض اس لئے شائع نہیں ہو سکا کہ کوئی قابلِ اعتبار آدمی نظرِ ثانی کرنے والا نہیں مل سکا۔ اور جب نظرِ ثانی ہو جائے گی اسے شائع کروا دیا جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کی طرف سے قرآن کریم کا جو بھی ترجمہ شائع ہو وہ بہت معیاری ہو۔ اور وہ ترجمہ جس پر ہماری جماعت کا لیبل لگا ہُوا ہو اس میں کوئی غلطی نہیں رہنی چاہیئے۔

پھر چینی زبان ہے جو ایک بہت بڑے ملک کی زبان ہے۔ اس زبان میں ترجمہ کی اشاعت بہت ضروری ہے۔ کمیونسٹ ممالک میں سے چین ایک ایسا ملک ہے جو اخلاق کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔ اور اخلاق کی طرف اس کا متوجہ ہونا ایک اچھی فال ہے۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ملک ایک قدم اور آگے بڑھائے گا تو رُوحانیت کے میدان میں داخل ہو جائے گا۔

ہم چونکہ اسلام کے علمبردار ہیں

اور ساری دُنیا کی بھلائی چاہتے ہیں اور اسلام کا یہ عظیم الشان تحفہ یعنی قرآن کریم تمام قوموں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس لئے چینی زبان میں ترجمہ کی اشاعت بھی بہت ضروری ہے۔

اس کے علاوہ سپینش زبان میں اور مغربی افریقہ کی زبانوں میں بھی ترجمہ کی اشاعت بہت ضروری ہے۔ مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے جو مشرقی افریقہ کے ممالک کی ایک مشترکہ زبان ہے۔ لیکن مغربی افریقہ میں سواحیلی زبان نہیں بولی جاتی۔ اس لئے مغربی افریقہ کی زبانوں میں ترجمہ کی اشاعت بہت ضروری ہے۔ اسی طرح یوگوسلاوین زبان میں بھی ہم قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بلکہ ہم ہر قوم کی زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت چاہتے ہیں تاکہ قیامت کے روز کوئی قوم یہ شکوہ نہ کر سکے کہ ایک جماعت (جماعت احمدیہ) اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کا عزم لے کر اٹھی تھی۔ لیکن اُس نے ہمیں قرآنی تعلیم سے محروم رکھا۔

ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم

قرآن کریم کی ایک عربی تفسیر

شائع کریں۔ عربی زبان کی تفسیر اب تک شائع نہ ہونے کی وجہ سے مخالفین کی طرف سے ہمارے خلاف اعتراضات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ ابھی تک ہماری جماعت اپنے وسائل کی وسعت کے لحاظ سے اس قابل نہ ہوئی تھی اس لئے عربی تفسیر شائع نہ ہو سکی۔ اس وقت تک عربی زبان میں قرآن کریم کی تفسیریں تو موجود ہیں۔ لیکن ہماری جماعت کی طرف سے قرآن کریم کی تفسیر کا شائع ہونا بہرحال ضروری ہے۔ مَیں جب اپنے ایک سفر میں مصر گیا تو چونکہ وہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُردو تفسیر (تفسیر کبیر) کے اقتباسات کا ترجمہ عربی زبان میں شائع ہوتا رہا تھا جسے علمی طبقہ میں بہت پسند کیا گیا تھا۔ اس لئے جو بھی مصری دوست مجھ سے ملے انہوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ

اگر یہ تفسیر پوری کی پوری عربی زبان میں شائع ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ مصری، جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہو جائیں۔ بہرحال اس زمانہ میں

قرآن کریم کے رموز و اسرار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ اور آپؑ کی جماعت اور آپؑ کے خادم ہونے کی حیثیت سے، ہمارا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ہم قرآن کریم کی عربی تفسیر کو جلد شائع کرنے کی کوشش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کی اصلاح کے لئے جو معارف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے وہ عربی دانوں تک پہنچائیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک بشارت بھی دی ہے اور آپؑ نے فرمایا کہ میں نے مکہ اور مدینہ کی گلیوں کو احمدیوں سے بھرا ہوا دیکھا۔ بہرحال احمدیت کی صداقت ایک وقت میں عرب ممالک میں پھیلنے والی ہے۔ اور انہوں نے بہرحال احمدیت کی طرف آنا ہے۔ اور

ہمارا فرض ہے

کہ ہم اپنی کوششوں کو تیز تر کرتے چلے جائیں۔

اسی طرح فارسی زبان میں ہم نے قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر شائع کرنی ہے۔ جس طرح بہت سے علاقوں میں عربی مادری زبان ہے اسی طرح بہت سے علاقوں میں فارسی بھی مادری زبان ہے۔ ایران کے ملک میں شیعوں کی کثرت ہے اور عقیدہ کے لحاظ سے شیعوں کا تعلق امام مہدی سے دوسرے اسلامی فرقوں کی نسبت زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم امام مہدی کے بارہ میں دو چار مسائل شیعوں کو سمجھا سکیں تو امام مہدی کے بارہ میں ہمارے اور ان کے تصور میں جو فرق ہے وہ دور ہو سکتا ہے۔ وہ امام مہدی کو اسی طرح حَکَم سمجھتے ہیں جس طرح ہم سمجھتے ہیں۔ امام مہدی کی عظمت اُن کے دلوں میں بہت زیادہ ہے اور اگر ہم اُن پر یہ ثابت کر دیں کہ واقعۃً امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں اور اب امام مہدی کی برکتوں سے حصہ پانا آپ لوگوں کا کام ہے تو وہ ضرور سمجھ جائیں گے۔ پس عربی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر کے علاوہ فارسی زبان میں ترجمہ اور تفسیر کا شائع ہونا ضروری ہے۔

یہ سارے تراجم اور تفاسیر جن کا میں نے ذکر کیا ہے یہ ایک بہت بڑا اور اہم کام ہے۔ لیکن ہماری جماعت جو

ساری دُنیا میں عظمتِ اسلام

کو قائم کرنے کا عزم لے کر اُٹھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس مقام پر کھڑا کیا ہے اس کا فرض ہے کہ اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتی چلی جائے اور اپنی مساعی کو تیز تر کرتی چلی جائے تاکہ ہم اپنا فرض بہتر طور پر ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ ان تراجم کی اشاعت جہاں بہت بڑی دماغی محنت چاہتی ہے وہاں اخراجات بھی بہت زیادہ ہوں گے۔ اور میرا اندازہ ہے کہ اس منصوبہ پر جماعت کو پچاس ساٹھ لاکھ روپے خرچ کرنے ہوں گے۔

منصوبے کا تیسرا حصّہ

منصوبے کا تیسرا حصّہ یہ ہے کہ اسلام کا دائرہ عمل تو ساری دُنیا ہے۔ اسلام پانچ یا دس ممالک کے لئے تو نہیں آیا۔ اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف چند قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے بلکہ اسلام ربّ العالمین کی طرف سے نازل ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور ربّ العالمین نے آپؐ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا۔ اسی طرح اُمتِ محمدیہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ اسی طرح

اس اُمّت کا دائرہ عمل

بھی ساری دُنیا تک وسیع ہوا۔ پس جس خدا تعالیٰ کو ہم نے مانا ہے وہ صرف عیسائیوں کا خدا نہیں۔ وہ صرف پارسیوں کا خدا نہیں۔ وہ صرف اسرائیلیوں کا خدا نہیں وہ صرف ہندوؤں کا خدا نہیں بلکہ ہمارا خدا تو ربّ العالمین ہے۔ اور ہمارا رسول بھی رحمۃ للعالمین ہے۔ اور ہمارے اسلام کی تعلیم بھی تمام عالمین کے لئے ہے۔ لہٰذا ان تمام وسعتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے پروگراموں کو وسیع کرنا ہے۔ اور اس رحمت کو تمام عالمین میں تقسیم کرنا ہے۔ اور پھیلانا ہے۔ جو خدا نے ہمیں قرآن کریم اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں دی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع و اعلیٰ مقام سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ آپؐ کی بعثت سے قبل اللہ تعالیٰ نے نسلِ انسانی کو درجہ بدرجہ ترقی دے کر تہذیب و تمدن اور رُوحانیت کے اس مقام تک پہنچایا کہ نسلِ انسانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچاننے کے قابل ہو جائے۔ دُنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مختلف براعظموں اور ملکوں میں پیدا ہوئے اور وہ نسلِ انسانی کی تربیت کرتے رہے اور نسلِ انسانی اپنی اس صدیوں کی تربیت کے بعد اس قابل ہوئی کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

ہوتی۔ اور جب تربیت کا یہ کام مکمل ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

پس رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو تمام دُنیا کے لئے رحمت ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم کو بنی نوعِ انسان کے ہر فرد تک پہنچایا جائے۔ اور یہ بہت ہی بڑا کام ہے۔ اور اے احمدی جماعت! تمہارا نشانہ بہت بڑا اور بہت آگے ہے۔ ہم اپنی منزل کی طرف روانہ ضرور ہو چکے ہیں لیکن ابھی ہماری منزل بہت دُور ہے۔ ہمیں اپنے قدموں کو اَور بھی تیز کرنا ہے۔ اور ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بھی بڑھانا ہے۔

اے احمدی جماعت کے مخلصین!

اس صدی کا جشن منانے اور اگلی صدی کا استقبال کرنے کے لئے ہمیں دُنیا کی ایک سو زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر بھی شائع کرنا ہے۔ اگر ابتدائی طور پر فی زبان لٹریچر کا خرچ ایک لاکھ روپیہ بھی سمجھا جائے تو ایک کروڑ روپیہ کا خرچ یہ ہوگا۔ گو ہم کوشش کریں گے کہ فی الحال پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ میں کام چل جائے۔ لیکن میں اس وقت کی ایک اہم ضرورت کا ذکر کر رہا ہوں کہ دُنیا کی ہر زبان جاننے والے تک ہمیں اسلام کی بنیادی تعلیم کو پہنچانا ہے اور ان آنے والے سولہ سال کے اندر (یعنی ۱۹۸۹ء سے پہلے پہلے) یہ کام کرنا ہے۔ اتنا لٹریچر تیار کرنا اور اس پر نظرِ ثانی کرنا اور پھر اسے شائع کروانا ایک بہت بڑا منصوبہ ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کام پر آٹھ دس سال لگ جائیں گے۔ بلکہ بارہ سال بھی لگ سکتے ہیں۔ لیکن جب یہ کام اپنی تکمیل کو پہنچے گا تو انشاء اللہ دُنیا کے ایک بڑے حصّہ تک اسلام کا پیغام پہنچ جائے گا۔

اسی منصوبے کا دوسرا حصّہ یہ ہے کہ ہم اس لٹریچر کے دو ورقے شائع کریں۔ یعنی

اسلام کی بُنیادی تعلیم

کو مختصر طور پر عام فہم زبانوں میں شائع کیا جائے۔ اس کام کے لئے ہمیں پرنٹنگ پریس بھی درکار ہوں گے۔ جو ہمیں باہر سے منگوانے ہوں گے۔

مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کا ایک بڑا کام یہ بتایا گیا تھا کہ وہ کسرِ صلیب کرے گا اور مسلمان کو دوبارہ مسلمان بنائے گا۔ جیسا کہ آپؑ کا اپنا الہامی شعر ہے کہ ؎

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یعنی مسلمانوں کی غفلتوں کو دُور کر کے اور اُن کے اندر بیداری پیدا کر کے اُنہیں خدمتِ اسلام کے لئے اور قربانیوں کے لئے تیار کرنا۔ اور پھر ساری دُنیا کو

بعثتِ محمدی کے تابع

کرنا اور پھر امتِ محمدیہ کو اُمتِ واحدہ بنانا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام دُنیا میں کرنے تھے اُن کا عرصہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ کیونکہ اسلام قیامت تک کے لئے ہے۔ اور جب اسلام ساری دُنیا کے لئے ہے اور قیامت تک کے لئے ہے تو ضروری ہے کہ ساری دُنیا اسلام کے جھنڈے تلے آکر اُمتِ واحدہ بن جائے۔ یہی وہ کام ہے جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور یہی وہ کام ہے جو اس وقت جماعتِ احمدیہ نے کرنا ہے۔

یہ کام بڑی تربیت اور بڑے مجاہدہ کا تقاضا کرتا ہے۔ سارے بنی نوع انسان کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے لئے تیار کرنا۔ جہاں ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہمیں اپنی تربیت کرنی ہے اور ایسی تربیت کرنی ہے کہ جماعت کا ہر فرد عظیم الشان قربانیوں کے لئے تیار ہو جائے وہاں ہمیں یہ فرض بھی یاد دلاتا ہے کہ

ہمیں مسلسل مجاہدہ کرنا ہے

اور اس وقت تک کرنا ہے جب تک یہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ اور وہ مقصد یہی ہے کہ

ساری دُنیا اسلام کو قبول کر کے اُمّتِ واحدہ بن جائے اور دُنیا میں ایک بین الاقوامی برادری کا قیام عمل میں آجائے۔ ہماری تبلیغی جدوجہد کا نقطۂ مرکزی یہی ہے۔ الحمدُللہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی، ماتو اخی برادری کی ابتداء ہو چکی ہے۔ اس کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے میرے ذہن میں بعض سکیمیں ہیں۔ مثلاً

۱۔ دُنیا میں ٹیلیفون کے علاوہ ٹیلیکس (TELEX) کا سسٹم بھی جاری ہے۔ جو ٹیلیفون ٹیلیگرام اور کیبل سے بھی سستا ہے۔ جس کے ذریعہ سے ایک جگہ کی خبر آناً فاناً دوسری جگہ پہنچائی جا سکتی ہے۔ یہ سسٹم کوئی زیادہ مہنگا بھی نہیں ہے۔ اس سسٹم سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ساری دنیا کے ممالک میں جہاں جہاں احمدیہ جماعت مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے TELEX کے محکموں سے مل کر انتظام کرنا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کو اپنے جماعتی اور

تبلیغی حالات سے باخبر رکھنا چاہیئے

مجھے خوشی ہے کہ انگلستان کی جماعت نے میری اس سکیم پر فوری طور پر عمل بھی شروع کر دیا ہے۔ میں نے اس کی ابتداء انگلستان کی جماعت کو تحریک کر کے کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے فوراً انتظام کر لیا۔ اور کمپنی سے نمبر لے لیا۔ مجھے ہفتہ کے روز اطلاع ملی کہ انتظام ہو گیا ہے۔ میں نے پیر کے روز اس پر پہلا پیغام وہاں بھجوایا۔ یہاں مرکز میں بھی انشاء اللہ یہ انتظام ہو جائیگا۔ اس انتظام سے بھائی چارے اور محبت میں ترقی ہو گی۔

اس سکیم کے ذریعہ سے ہم اپنے جلسہ سالانہ کی خبریں فوری طور پر تمام ممالک کی احمدیہ جماعتوں کو روزانہ شام کے وقت بھجوا سکتے ہیں۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ اس وقت جبکہ ہمارا جلسہ ہو رہا ہے بیرونی جماعتوں کے دوست جلسہ کی کارروائی جاننے کے منتظر ہوں گے۔ Telex کے ذریعہ سے یہ انتظار ختم ہو جائے گا۔ اور فوری طور پر اہم خبریں ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچ جائیں گی۔ یہ سسٹم عام ٹیلیفون اور تار کے سسٹم سے سستا ہے۔ مثلاً ۸۰ الفاظ کے ٹیلیگرام پر ۲۵۰ روپیہ کے قریب لگ جاتے ہیں۔ لیکن ٹیلیکس سسٹم میں بہت کم خرچ ہوتا ہے۔ یہ سسٹم اگر

ہر ملک کی منظم احمدیہ جماعتیں

رائج کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر جماعت ہر روز مرکز کے حالات سے بھی باخبر رہ سکتی ہے۔ اور ہم بھی ان کے تبلیغی حالات سے باخبر رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ اس مرتبہ یہاں سے بھی Telex کے ذریعہ سے جلسہ کی خبریں لنڈن بھجوانے کا انتظام ہوا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کی خبریں وہاں پہنچ رہی ہیں۔ چنانچہ ۲۶ ر ۲۷ ر دسمبر کی خبریں جا چکی ہیں۔ اور لنڈن کے دوست ٹیلیفون پر دوستوں کو جلسہ سالانہ کی اطلاعات پہنچا رہے ہوں گے۔

۲۔ دوسری سکیم اسی سلسلہ کی جو میرے ذہن میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح انگلینڈ میں حکومت نے RADIO AMITURE CLUBS کی اجازت دے رکھی ہے اور بعض دوسرے آزاد اور ترقی یافتہ ممالک میں بھی ان کلبوں کی تشکیل کی اجازت مل جاتی ہے۔ اس سسٹم کے ذریعہ خاص ہروں کے ذریعہ سے ریڈیو براڈکاسٹ ہوتا ہے۔ جن ملکوں میں اجازت مل سکتی ہے، وہاں کوشش ہونی چاہیئے۔ اس سے احمدیہ جماعتوں کا باہمی رابطہ قائم ہو گا۔

۳۔ اس سلسلہ کی تیسری چیز جو بہت اہم بھی ہے اور آسان بھی، یہ ہے کہ بین الاقوامی سطح پر قلمی دوستی کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ بعض ملکوں میں تو ہزاروں احمدی دوست اس کام کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور بعض میں کم ہوں گے۔ لیکن

قلمی دوستی کے ذریعہ سے

مختلف ممالک کے احمدیوں کے درمیان محبت و اخوت اور یگانگت پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً سوئٹزرلینڈ کا ایک احمدی پاکستان کے ایک احمدی سے خط و کتابت کر رہا ہو اور وہ ایک دوسرے کو اپنے تبلیغی حالات اور رفتارِ ترقی کی اطلاع دے رہتے ہوں تو اس طرح سوئٹزرلینڈ کا احمدی پاکستانی احمدی سے اطلاع پا کر اپنے سارے حلقۂ احباب کو تبلیغی اطلاعات دے گا۔ اور پاکستان کا احمدی اپنے حلقۂ احباب کو۔ اس طرح ایک ہی ملک میں نائیجیریا کا ایک احمدی انڈونیشیا کے احمدی سے خط و کتابت کر رہا ہو گا اور غانا کا ایک احمدی گھانا کے احمدی سے اور امریکہ کا احمدی ڈنمارک کے احمدی سے اور سب ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے رہیں گے اور تعارف کا سلسلہ وسیع تر ہو جائے گا۔ اور جب ڈنمارک کے ایک احمدی کا خط انڈونیشیا کے احمدی کو ملے گا تو وہ یہ جان کر خوش ہو گا کہ ہماری جماعت کی تبلیغ کا کام کتنا پھیلا ہوا ہے۔ اور کس رفتار سے چل رہا ہے۔ اور پھر انڈونیشین احمدی اتوار کو یا کسی چھٹی کے روز اپنے حلقۂ احباب یا

جماعت کے دوستوں کو بتا رہا ہو گا

کہ مثلاً سات ہزار میل کے فاصلہ پر ڈنمارک میں ہماری ایک مسجد بن کر تیار ہوئی ہے۔ اور اتنے ڈینش لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس طرح تبلیغ میں مزید سہولتیں پیدا ہوں گی۔

منصوبے کا چوتھا حصّہ

اس منصوبے کا چوتھا حصّہ یہ ہے کہ دُنیا کے کسی ایک علاقہ میں بہت بڑی طاقت کا ایک براڈکاسٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے۔ جہاں سے دن رات اللہ تعالیٰ کی توحید کے ترانے اور قرآنی علوم نشر ہوتے رہیں۔ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی حکومت نے ہماری جماعت کو ایک براڈکاسٹنگ سٹیشن لگانے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن وہ چھوٹے سٹیشن کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ حکومت کے اختیار میں ہی یہ تھا کہ وہ چھوٹے سٹیشن کی اجازت دے۔ نائیجیریا کی احمدیہ جماعت کوشش کر رہی ہے، کہ بڑے سٹیشن کی اجازت مل جائے۔ اس کے لئے نائیجیرین حکومت کو اپنے دستور میں ترمیم کرنی پڑے گی۔ اور اُمید کی جا رہی ہے کہ حکومت ایسی ترمیم منظور کر لے گی۔ خدا کرے یہ کوشش کامیاب ہو جائے۔

بہرحال ہماری کوشش یہ ہے کہ ایک

ایک بڑی پاور کا براڈکاسٹنگ

سٹیشن ہماری جماعت کی طرف سے کسی ملک میں قائم ہو جائے۔ جس طرح رُوس کا ایک بہت بڑا سٹیشن ہے جس کی نشریات بہت صاف اور واضح سُنائی دیتی ہے۔ لیکن دُنیا میں روس کے سٹیشن کو نمبر ایک نہیں ہونا چاہیئے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے براڈکاسٹنگ سٹیشن کو نمبر ایک ہونا چاہیئے۔ اور خدا کرے کہ ہماری جماعت جلد اس میں کامیاب ہو جائے۔

منصُوبے کا پانچواں حصّہ

اس منصوبے کا پانچواں حصّہ یہ ہے کہ مرکزِ سلسلہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر دُنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں کے وفود شرکت کریں۔ اس سال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بیرونی جماعتوں نے اپنے وفود بھجوائے ہیں۔ اور آئندہ جب

احمدیت کو مزید فروغ ہو گا

تو اس سے بھی زیادہ وفود آئیں گے۔ اور ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہو گی۔ اُن کی رہائش وغیرہ کے انتظامات بھی ہمیں اُن کے حالات کے مطابق کرنے ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ ان انتظامات کے لئے بھی ہمیں بہت سا خرچ کرنا ہو گا۔ اس وقت فضل عمر فاؤنڈیشن اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ میں نے مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی کہا ہے کہ اس قسم کے مہمانوں کے لئے مہمان خانے بناؤ۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ کام بھی انشاء اللہ ہو جائے گا۔ جیسا کہ دوستوں کو علم ہے ان وفود کے آنے سے اس سال بہت فائدہ ہوا ہے۔ وفود میں آنے والے احباب کو بھی اور ہمیں بھی۔ آنے والے بھائیوں نے اپنی آنکھوں سے جلسہ سالانہ کے نظارے دیکھے ہیں۔ پہلے بعد دیگرے جلسہ پر آنے والے احمدیوں کی سپیشل ٹرینیں دیکھی ہیں۔ ملک ملک کے باشندوں کو دیکھا ہے اور ہم سب نے ایک دوسرے سے تعارف حاصل کیا ہے۔ بہرحال بیرونی ملکوں کے جو احمدی دوست یہاں تشریف لائے ہیں ان کا آنا بہت مبارک ہے۔ اور میں یہاں کے تمام احمدیوں کی طرف سے ان سب کو

السّلام علیکم اور خوش آمدید

کہتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ یہ سلسلہ آئندہ مزید بڑھتا چلا جائے۔

منصُوبے کا چھٹا حصّہ

منصوبے کا چھٹا حصّہ یہ ہے کہ تصاویر کا تبادلہ کیا جائے۔ یعنی ہر ملک میں اپنی جماعتوں اور کارروائیوں وغیرہ کی تصاویر لی جائیں اور البم تیار کئے جائیں۔ اور سارے ممالک میں بھجوا دیئے جائیں۔ مثلاً ہمارے جلسہ سالانہ کے مختلف مناظر کی تصاویر کا البم ہو

جو بیرونی جماعتوں میں بھجوایا جائے اور وہ وہاں اپنے احمدی دوستوں اور غیر از جماعت لوگوں کو دکھائیں۔ غانا۔ سیرالیون اور نائیجیریا وغیرہ کی جماعتیں اپنی تصاویر یہاں بھجوائیں۔ جو بورڈوں پر لگا دی جائیں۔ فجی کی تصویریں انڈونیشیا چلی جائیں۔ انڈونیشیا کی تصویریں افریقی جماعتوں میں چلی جائیں۔

اس کے علاوہ میری ایک سکیم یہ بھی ہے کہ آئندہ اگر حکومت کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہو تو جلسہ سالانہ کے موقع پر تمام ممالک کے وفود اپنے قومی جھنڈے ساتھ لے کر آئیں۔ جو یہاں سب اکٹھے لہرائے جایا کریں۔ اس سے ہر ملک کا تعارف بھی ہوگا۔ اور

بین الاقوامی برادری

کا علم بھی ہوتا رہے گا۔

ایک آخری چیز

ایک آخری چیز یہ ہے کہ اُمتِ محمدیہ فرقوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ہر ایک فرقہ کی اپنی احادیث اور اپنی روایتیں اور اپنی تفاسیر ہیں۔ اور اپنے طریقِ عبادت ہیں۔ کوئی آمین بالجہر کہتا ہے۔ اور کوئی زیرِ لب کہتا ہے۔ اور ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اختلافات جب بڑھتے ہیں تو تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ مَیں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ صرف آمین بالجہر کے مسئلہ پر لڑائیاں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس چھوٹی سی بات پر کہ فلاں نے آمین بالجہر پڑھی گردنیں تک اُڑا دی جاتی ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ امتِ محمدیہ کے فرقے یہ تو سوچتے ہیں کہ فلاں فلاں مسائل میں ہمارے درمیان اختلافات ہیں۔ لیکن یہ کوئی نہیں سوچتا کہ کتنے

اہم اُمور میں ہمارا اتحاد

بھی ہے۔ مثلاً توحیدِ باری تعالیٰ پر اُمت کے تمام فرقوں کا اتحاد ہے۔ خدائے واحد و یگانہ پر تمام فرقوں کا اتحاد ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اتحاد ہے کلمہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر سب کا اتحاد ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر سب کا اتحاد ہے۔ قرآنِ کریم کی عظمت پر سب کا اتحاد ہے۔ مَیں اُن سب فرقوں سے یہ کہتا ہوں کہ جب ہم سب ان بنیادی اُمور پر اتحاد رکھتے ہیں تو فروعات کے اختلاف کی وجہ سے یا کسی لفظ کے معنی یا تاویل و تشریح میں اختلاف کی وجہ سے ہم ایک دوسرے سے کیوں دُور رہیں۔ مَیں ان سب سے اپیل کرتا ہوں کہ خدا کے لئے فروعات کی وجہ سے کسی کو موردِ الزام نہ ٹھیراؤ۔ اور صرف قرآنِ کریم کی عظمت کو پہچانو۔

اس سولہ سال کے عرصہ میں جو ۱۹۸۹ء تک گزرنے والا ہے۔ تمام اسلامی فرقوں کو ہم بڑی عاجزی۔ محبت اور ہمدردی کے ساتھ یہ پیغام بھی دیتے رہیں گے کہ جن چیزوں میں ہم متحد ہیں اُن میں اتحادِ عمل بھی پیدا ہونا چاہیئے۔ یعنی اسلام کی بیان کردہ توحید۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور عظمت اور

قرآنِ کریم کی بلند ترین شان

آئیے ! ہم سب مل کر ان سب عظمتوں کو بڑھانے کی کوشش کریں۔

۲½ کروڑ روپیہ کا مطالبہ

اَے جماعتِ احمدیہ کے مخلصین ! جشن کے اس منصوبے کا یہ خاکہ ہے جو مَیں نے آپ کے سامنے بیان کر دیا ہے۔ اس منصوبے کے تمام کام اپنی اپنی جگہ بہت اہم ہیں۔ اور یہ کام ہم سب نے مل کر ہی کرنے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرتے وقت دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور وہ خدا جس نے آپ کو اموال دئیے ہیں اور احمدیت کی برکت سے نوازا ہے وہ اور اس کا دِین یعنی دینِ اسلام آپ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان تمام کاموں کی تکمیل کے لئے ان آنے والے سولہ سالوں میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاؤ۔ اور بڑھاتے چلے جاؤ۔ تاآنکہ

ساری دُنیا کا مذہب اسلام ہو جائے

اور ساری دُنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائے۔ آپ نے اس سے پہلے بھی قربانیاں کیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ اور اپنی تائید و نصرت سے جماعت کو غیر معمولی ترقیات سے نوازا۔ اور اُسے دُنیا کے کناروں تک پھیلا دیا۔ لیکن ابھی بہت کام باقی ہے۔ جس میں سے سر دست ہمیں آنے والے سولہ سالوں میں اس منصوبے پر عمل کرنا ہے۔ اور یہ منصوبہ آپ سے ۲½ کروڑ روپیہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر یقین رکھتے ہوئے اور اپنی پیاری جماعت کی قربانیوں کے معیار پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ ۲½ کروڑ تو کیا جماعت انشاء اللہ پانچ کروڑ روپیہ بلکہ اس سے بھی زیادہ جمع کر دے گی۔ کیونکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ گزشتہ دنوں میں جو تحریکیں مَیں نے جماعت کے سامنے رکھیں اُن میں اندازہ سے بہت بڑھ کر روپیہ جمع ہوا۔ پس مجھے یہ فکر نہیں کہ ۲½ کروڑ روپیہ کیسے جمع ہوگا۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ

اس عظیم منصوبہ کی تکمیل کے لئے

آسمان سے تحریک کرے گا۔ وہ جماعت کو ایسے دماغ بھی دے گا جو اس منصوبہ پر عمل کریں گے بلکہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے اس منصوبے کو مکمل کروائے گا۔

اس کے ساتھ ہی مَیں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ ان قربانیوں کے نتیجہ میں ہمارے دِلوں میں تکبّر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اِس احسان کی قدر ہونی چاہیئے کہ اس نے اپنے فضل سے ہماری جماعت کو اس کام کے لئے چُن لیا اور اپنے دین کی خدمت کے مواقع ہمیں مہیا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اس منصوبے کے یہ تمام پہلو احسن رنگ میں تکمیل پا جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے اور بشارتیں جلد پُورے ہوں جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے ہیں۔

اُن بشارتوں میں سے ایک

یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"مَیں ہر دم اس فکر میں ہُوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ اور میری جان عجیب تنگی میں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے۔ اور ایک **مُشتِ خاک کو ربّ العالمین** سمجھا گیا ہے۔ مَیں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ **آخر توحید کی فتح** ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھُوٹے خدا اپنے خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر مَیں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اُس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھاوے۔ سو اب دونوں مریں گے۔ کوئی اُن کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ **نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا**۔ اب وہ دِن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دِل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ **سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے، مگر اسلام کا آسمانی حربہ** کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک **دجالیت کو پاش پاش** نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں مُلکوں میں پھیلے گی۔ اُس دِن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی [illegible] سب [illegible] کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی

بندوق سے۔ بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے۔ اور پاک دِلوں پر ایک نورُ اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔" (تبلیغِ رسالت جلد ششم صہ)

اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے کہ

غلبۂ اسلام کے یہ سارے کام

خود اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں انجام پائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تو ایک ہی قادرانہ تجلی ساری فتحیں حاصل کر سکتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس عظیم مجاہدہ میں آپ کو شریک کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اُسی کے حضور جھکو۔ اور ظاہری اور مخفی تمام بُتوں کو توڑ کر پھینک دو۔ اپنے کامل اور زندہ خدا پر پُورا ایمان رکھو۔ جو اِس دُنیا میں ہی اپنے مومن بندوں کے لئے کامرانیوں کی جنّت پیدا کر دیتا ہے۔ اور دُشمن کے ہر وار کو ناکام بنا دیتا ہے۔ وہ ہر اس آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے جو اس کے سِلسلہ کے خلاف جلائی جائے۔ اُس نے اپنے مہدی اور مسیح موعودؑ کو دینِ اسلام کی خدمت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے پیدا کیا اور پھر تمہیں رُوحانی اسلحہ دیئے۔ تم اسی کی طرف دیکھو۔ اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اس کے دین کی خاطر متواتر قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ اس کی رحمتیں تمہیں اپنے گھیرے میں لے لیں گی۔ اور

اُس کی نصرتیں ہمیشہ تمہاری پُشت پر ہونگی

اس پیارے خدا کا دامن مضبوطی سے تھام لو۔ وہ تمہیں سکون عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے جنّتوں کے دروازے کھول دے گا۔ انشاء اللہ۔

اب ہم دُعا کریں گے اور اسی دُعا پر جلسہ کا اختتام ہوگا۔

○

جماعتِ احمدیہ کا عظیم تر سولہ سالہ ترقیاتی منصوبہ

جشن فنڈ

آیئے ! ہم سب اپنے پیارے امام کی آواز پر والہانہ لبّیک کہیں

احبابِ کرام ! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر جو عظیم الشان ترقیاتی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ حضور انور کی یہ تقریر بدر کے اسی شمارہ میں شائع ہو رہی ہے۔ تقریر کا ایک ایک لفظ اور منصوبے کا ایک ایک حصّہ دلوں کی گہرائیوں میں اُتر جانے والا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت کے مخلصین خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین یا بچے، ہمیشہ کی طرح اس عظیم الشان تحریک میں حصّہ لیں گے۔ اور قربانی کے اس عظیم میدان میں قدم آگے بڑھائیں گے اور دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد اسی شان کے ساتھ پُورا کریں گے جس شان کے ساتھ وہ ہمیشہ اپنے پیارے آقا کی آواز پر مخلصانہ لبّیک کہتے رہے ہیں۔

یہ منصوبہ جو ہمارے آقا نے بیان فرمایا ہے اتنا عظیم الشان ہے کہ انشاء اللہ آنے والے سولہ سال کے اندر جماعت اپنی تعداد کے لحاظ سے آج سے دوگنا ہو جائے گی۔ اور اس کے تبلیغی پروگرام میں اتنی وسعت آجائے گی کہ غیر از جماعت لوگ بھی اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور ساری دُنیا میں تبلیغِ اسلام و احمدیت کا ایک غلغلہ برپا ہو جائے گا۔

میرے محترم بھائیو اور بہنو ! آپ نے ماضی میں قربانیاں کیں اور آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اپنے دِلوں سے محسوس کر لیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو آسمان سے نوازتا ہے۔ اور اپنی تائید و نصرت کی بارش برساتا ہے۔ یہی وہ حق الیقین ہے جو خدا کے فضل سے ہماری جماعت کا قدم قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی عظیم الشان ترقیات کے لئے بے شمار وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے ہیں۔ لیکن وہ وعدے منتظر ہیں کہ جماعت اجرِ نصرت پانے کے لئے تیار ہو جائے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیارے دین کی خدمت کے لئے چُن لیا ہے۔ پس آیئے ! کہ ہم سب مل کر اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

اس تحریک کا علم ہونے کی دیر تھی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی جماعت نے ہاں — قادیان کے درویش بھائیوں نے باوجود وسائل کی کمی کے اب تک نصف لاکھ روپیہ کے وعدے بھجوا دیئے ہیں۔ اور ابھی وعدے دفتر ہذا میں پہنچ رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ جماعت کے تمام احباب اپنے اپنے حالات اور اپنے اپنے وسائل کے مطابق وعدے ارسال فرمائیں گے۔

جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال سے درخواست ہے کہ وہ حضور انور کی یہ تحریک جماعت کے تمام افراد کو سُنانے کا انتظام کریں۔ اور پھر تمام افراد سے وعدے لے کر دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ نظارت ہذا کی طرف سے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ بدر مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء کا پرچہ تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اس بارہ میں بعض گذارشات درج ذیل ہیں:-

(۱) بہتر ہوگا کہ جماعتیں اپنے وعدے جماعتی طور پر اکٹھے ارسال کریں۔ البتہ انفرادی طور پر بھی وعدے بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(۲) وعدہ سولہ سال کے لئے اکٹھا بھی کیا جا سکتا ہے اور سالانہ بھی۔ مثلاً ایک شخص سولہ سال کے لئے سولہ ہزار کا وعدہ بھی کر سکتا ہے اور سالانہ ایک ہزار کا بھی۔

(۳) وعدوں کی ادائیگی کا بہترین طریق تو یہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو سارا وعدہ یکمشت فوری طور پر ادا کر دیا جائے۔ لیکن جس دوست کے حالات اجازت نہ دیں وہ سالانہ قسطوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔

(۴) ادائیگی کا سب سے آسان طریق کم وسائل والوں کے لئے یہ ہے کہ وہ ہر ماہ مثلاً پانچ پانچ یا دس دس یا بیس یا پچاس روپیہ ماہوار دینا شروع کر دیں۔ اس طرح پانچ روپے قسط والا سولہ سال میں ۹۶۰ روپیہ، دس روپیہ قسط والا ۱۹۲۰ روپیہ، بیس روپے قسط والا ۳۸۴۰ روپیہ اور پچاس روپے قسط والا ۹۶۰۰ روپیہ (باقی صفحہ ہذا کالم ۲)

اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکے گا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ یہ صرف ایک مثال دی گئی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے جن احباب کو فراخی بخشی ہے وہ پچاس پچاس ہزار یا ایک ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ کے وعدے بھجوائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(۵) تمام وعدے نظارت ہذا میں ارسال فرمائے جائیں۔

(۶) وعدوں کی رقوم "جشن فنڈ" کی مد میں بھجوائی جائے۔

(۷) تمام رقوم دوسرے چندوں کی طرح محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔

(۸) کوئی امر دریافت طلب ہو تو نظارت ہذا کو تحریر فرماویں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو اس مبارک تحریک میں حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے اُن کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں .... اُن کی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدر دانی اور محبّت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فرائض کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ "

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس فنڈ میں نہیں دے سکتے وہ صرف -/۱۲ روپے سالانہ ادا کر کے اپنے آقا اور محبوب امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضائے الٰہی حاصل کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال آمد قادیان

احمدی مستورات کا ایک روزہ کامیاب جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۲)

محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ قادیان نے تقریر کی آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعریف بتاتے ہوئے رسول کریم کا اسوۂ حسنہ بیان کیا۔ اس ضمن میں حضور کی پاک زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بہنوں کو سنائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے خلفائے عظام اور صحابہ کرام نے خلق اللہ کی خدمت کا جو عملی نمونہ پیش کیا اس کی تفصیل بتائی۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرکۃ الآرا تقریر کا اقتباس سناتے ہوئے بہنوں کو بلا مذہب و ملت خدمت خلق کا دائرہ وسیع کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں عزیزہ بلقیس بیگم صاحبہ آنسہ ماشین نے درعدن سے

نظم

پڑھ کر سنائی پھر محترمہ محبوب ظفر صاحبہ سیکرٹری لجنہ شاہجہانپور نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ

کے موضوع پر تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے جن سے آپ کا عشق رسول اللہ کا پتہ چلتا ہے۔

جلسہ کے پروگرام کے دوران میں ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد کی دو چھوٹی چھوٹی بچیوں نے جن کی عمریں ابھی ناصرات کی بچیوں کے معیار سے بہت کم ہے مگر ان کی ذہانت کی وجہ حیدرآباد سیکرٹری ناصرات نے ناصرات میں شامل کر لیا ہے بہت اچھے انداز میں عزیزہ طیبہ بیگم نے تقریر کی اور عزیزہ کوثر نے نظم سنائی۔

پروگرام کے اختتام پر محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر جلسہ نے جلسہ میں بہت دور دور سے سفر کر کے مسافت طے کر کے آنے والی اور مقامی بہنوں کا جنہوں نے جلسہ سالانہ میں شرکت اور جلسہ کے پروگرام سے مستفیض ہوئیں شکریہ ادا کیا اور ایک لمبی دعا کروائی اس طرح جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں احمدی خواتین کے علیحدہ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال بھارت کے مختلف مقامات سے آنے والے مہمانوں کی تعداد گذشتہ سالوں سے بہت زیادہ تھی۔ مستورات بھی پہلے سالوں سے اس سال بہت زیادہ آئیں۔ الحمد للہ۔ اس سال جلسہ کے دوران کل تعداد حاضری تقریباً ۹۰۰ تک رہی۔ خدا تعالیٰ آئندہ سال اس میں مزید ترقی دے۔ اگر یہی رفتار رہی تو انشاء اللہ جلسہ گاہ کی جگہ کو بڑھانا پڑیگا خدا ایسا ہی کرے آمین۔

لجنہ مرکزیہ کی درخواست پر آریہ گرلز کالج اور گرلز ہائی اسکول کے اسٹاف اور طالبات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بھی اور بہت سی دوسری غیر مسلم مستورات نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی اور پوری توجہ اور خاص دلچسپی سے پورے پروگرام کو سنا جس پر وہ ہماری طرف سے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

امسال بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے احاطہ نصرت گرلز اسکول میں دستکاری کی نمائش کا بھی انتظام تھا۔ یہ نمائش خدا تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سال کے مقابلہ میں نسبتاً بڑے پیمانہ پر لگائی گئی تھی جس کا افتتاح بعد نماز ظہر و عصر حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے فرمایا۔ آنے والی بہنوں نے قادیان کی بچیوں کی ہاتھ سے تیار کی ہوئی اشیاء کو بہت پسند کیا۔ اور ان میں سے اپنی اپنی پسند کی اشیاء خرید کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

چندہ وقف جدید کے سترہویں سال کے آغاز کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یا جنوری کے پہلے جمعۃ المبارک میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا کرتے ہیں۔ حالات حاضرہ کی وجہ سے حضور کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی یکم صلح ۱۳۵۲ ہش مطابق یکم جنوری ۱۹۷۳ء وقف جدید کے سترہویں سال کے آغاز کا اعلان حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گذشتہ اقتباس وقف جدید سے کیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"میں امید رکھتا ہوں ہماری جماعت وقف جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے۔ سال رواں کے مقابلہ میں آئندہ سال بہت زیادہ حصہ لے گی۔ اپنی بساط کے مطابق زیادہ سے زیادہ کیونکہ اس امر کی رکھا گیا تھا کہ جماعت تو پہلے ہی ہر کام میں بہت زیادہ حصہ لے رہی ہے اس واسطے میرا دماغ رک گیا کہ انہیں ضرورت سے زیادہ مطالبہ تو نہیں کر رہا) حالانکہ خدا تعالیٰ نے مجھے زیادہ دیا ہے۔ آپ کو پتہ بھی نہیں لگے گا اور نتیجہ زیادہ نکل آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

پس میں یہ اعلان دیا میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ آپ گذشتہ سال سے اس سال کی نسبت زیادہ دیں بلکہ یہ اعلان کیا ہے کہ آپ کی دعا ایاک نعبد و ایاک نستعین والی پہلے مرحلہ پر قبول ہونی چاہئے تا آپ کی دعا ایاک نعبد و ایاک نستعین خدا کے فضل سے قبول ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی طاقتوں استعدادوں اور قوتوں میں اضافہ کرے گا"

اس زمانہ میں خدمت اسلام کا بڑا ذریعہ اشاعت دین کے لئے چندہ دینا ہی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وقف جدید کے چندہ میں حصہ لے کر نہ صرف خود لیں بلکہ اپنے افراد خاندان دوستوں احباب اور بچوں کو بھی تحریک کر کے اس میں شامل کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کرے تا جلد ہم میں سے ہر ایک اسلام اور احمدیت کی ترقی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ آمین۔

(مرزا وسیم احمد ناظر وقف جدید قادیان)

ہر قسم عمدہ اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ
کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۳ فیرز لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION 53/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کار وں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہمارے یہاں سے مل سکتے ہیں اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔ پتہ نوٹ فرمالیں:-

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOELANE CALCUTTA-1

23-1652 } دکان
23-5222 }
34-0451 مکان

فون نمبرز — تار کا پتہ "Autocentre"

درخواست دعا

مکرم عبداللہ صاحب بھٹی چارکوٹ اس سال بی اے فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ مکرم محمد یوسف صاحب بھٹی ابن مولوی نور الدین صاحب صدر جماعت کاہ بی اے فرسٹ ائیر کا امتحان دے رہے ہیں مکرم نثار احمد صاحب بڈھا نوں اور مکرم داؤد احمد صاحب چارکوٹ P.U.C کا امتحان دے رہے ہیں۔ تمام دوستوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز مکرم منیر احمد صاحب چارکوٹ کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- حمید الدین شمس مبلغ پونچھ

ضروری اعلان

بسلسلہ انتخاباتِ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان یکم مئی ۱۹۷۴ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء

نئے سہ سالہ انتخابات عہدیداران کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہدایات!

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے امراء و صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ہش (۱۹۷۰ء) کے فیصلہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے بعد جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے امراء و صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران کے جو سہ سالہ انتخابات ہوں گے۔ ان میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(۱) موجودہ امراء و صدر صاحبان کے نام دوبارہ پیش نہیں ہو سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو۔ اور اپنی جماعت کے کم از کم ۲۳ فیصدی کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کر دیا ہو۔

(۲) دیگر عہدیداران کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔ بصورت دیگر ان کا نام کسی عہدہ کے لئے پیش نہیں کیا جا سکے گا۔

نوٹ: (الف) نئے سہ سالہ انتخابات ہونے میں ابھی اڑھائی ماہ ہیں۔ لہٰذا احباب و عہدیداران کرام مسئلہ کی طرف فوری توجہ دیں۔ قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ اعلان اخبار بدر مورخہ ۲۵/۲ ، ۱/۳ ، ۸/۳ ، ۱۵/۳ اور ۲۹/۳ میں احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے

(ب) جو دوست قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں پوری کوشش سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف دھیان دیں۔ کیونکہ یکم مئی ۱۹۷۷ء سے اپریل ۱۹۸۰ء (۱۳۵۶ہش تا ۱۳۵۹ہش) کے عرصہ کے لئے جو انتخابات ہوں گے ان میں عہدیداران کے لئے قرآن کریم با ترجمہ جاننا ضروری ہوگا۔

اس لئے نظارت ہذا درخواست کرتی ہے کہ نئے انتخابات کے سلسلہ میں مبلغین کرام و انسپکٹران مال تمام اپنے اپنے حلقہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے عہدیداران جماعت کو توجہ دلائیں کہ آئندہ نئے انتخابات میں انہیں عہدیداران کا نام پیش ہو سکتا ہے۔ جو حضور کے ارشاد مذکورہ بالا کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

نظارت ہذا انشاء اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی کاپیاں سائیکلو سٹائل کروا کر امراء و صدر صاحبان جماعت کو انفرادی طور پر بھجوانے کا انتظام بھی کر رہی ہے۔ اور انتخابات کے طریق کار کے لئے مطبوعہ قواعد انتخابات کی کاپیاں بھی سرکلر ہذا کے ساتھ بھجوا دی جائیں گی۔ تاکہ نئے انتخابات اس کی روشنی میں عمل میں لائے جا سکیں۔

نوٹ:- امید ہے کہ اس اعلان کی سائیکلو سٹائل کاپیاں اور مطبوعہ فارم جماعتوں میں پہنچ چکے ہوں گے۔ لہٰذا اس کی روشنی میں جلد انتخابات کروا کر نظارت ہذا کو منظوری کے لئے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان

(۱) تمام احباب جماعت مبلغین اور معلمین سے گذارش ہے کہ وہ نو مبائعین کے بیعت فارم پُر کرتے وقت بیعت کنندہ کا پورا پتہ، تصدیق کنندہ کا پورا پتہ نہایت خوشخط اور صاف لکھا کریں۔ جس زبان میں فارم پُر کیا جائے اس زبان کی خوشخطی ملحوظ رکھی جائے۔

(۲) نو مبائع کے تعلق میں جس سے خط و کتابت کی جانی مقصود ہو۔ اس کا پتہ بھی الگ سے تحریر کیا جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دورہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نظام وصیت کی اہمیت واضح کرنے اور احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں وصیت کے نظام میں منسلک کرنے کی غرض سے اور موصی احباب کے حالات اطلاع پانے۔ ان کے بجٹ آمدن، چندوں کی پوزیشن بقایا وغیرہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے خاکسار مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۷۴ء کو مندرجہ ذیل جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہا ہے:-

رو ناسیہ، موسی بنی مائنز، جمشید پور، ... ، لیدرک، کٹک، خوردہ، مانا گوڑہ نیاگڑھ، کیرنگ، نیو کیپٹل، نیالی، سسری پارہ، بدن پدا، کیندراپارہ، سونگڑہ، چودوار بنگال، کوٹیلہ، کرڈاپلی، ارکہ بٹھنہ، تالبر کوٹ، غنچہ پاڑہ، کلکتہ۔ معین تاریخوں سے جماعتوں کو بذریعہ خطوط مطلع کرتے ہوئے اگلی اشاعت میں تفصیلی پروگرام .... شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ تعاون فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

قادیان میں یوم جمہوریہ کی تقریب!

قادیان ۲۶ صلح (جنوری) آج مقامی طور پر میونسپل کمیٹی قادیان کے ذمہ داران اہالیان قادیان کی طرف سے یوم جمہوریت منایا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے احباب بھی اپنی سابقہ روایات کے مطابق کثیر تعداد میں شریک ہوئے جن میں حضرت امیر صاحب مقامی بھی باوجود پیرانہ سالی کے شامل تھے۔ اس قومی تقریب کی کارروائی ٹھیک دس بجے شروع ہوئی۔ سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اور پولیس گارڈ نے جھنڈا کو سلامی دی۔ اس موقعہ پر چھوٹے بچوں نے ملی نغمے اور دیش پیار کے گیت گائے۔ سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ نے حاضرین کو اس دن پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن ہم سب اس عزم کی تجدید کریں کہ ملک کی خدمت کرنی ہے۔ اس کے بعد صدر صاحب میونسپل کمیٹی نے چند اشخاص کو گورنمنٹ کی طرف سے موصول شدہ تمغے تقسیم کئے جنہوں نے مردم شماری کے موقعہ پر حسن کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور حاضرین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کمیٹی کی طرف سے بعض اہم تجاویز پیش کیں جن کے تحت شہر کی سڑکیں پختہ کرنا اور بجلی وغیرہ لگانا مقصود ہے۔ تقریب کی کارروائی ۱۱ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۵/۱ بروز جمعۃ المبارک حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر خاکسار کے برادر نسبتی مکرم بدر الدین صاحب جہاں عباسی کارکن دفتر اخبار بدر قادیان کے نکاح کا اعلان مکرمہ عطیہ نسیم صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم صاحب آف آگرہ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے آپ نے خاص طور پر خدام کو پیش قیمت نصائح سے نوازا۔

جملہ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار بشیر احمد ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان